© rasailojaraid.com

انسانی اعضاء پر طبی مشق کرنے کی شرعی حیثیت

مولانا مفتی نعمت اللہ حقانی

سابق رئیس مفتی جامعہ المرکز الاسلامی (پاکستان)

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اور اسے بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **ولقد کرمنا بنی آدم......الخ** کہ ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے اور دوسری جگہ ارشاد ہے **لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم** کہ ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے انسان کی دو حالتیں ہیں ایک حیات اور دوسری موت کے بعد تو جس طرح انسان کے بدن کو حیات میں نقصان اور ضرر دینا جرم اور حرام ہے اس طرح انسان کے بدن کو موت کے بعد بھی ضرر دینا یا اس کا کوئی عضو کاٹنا مثل حیات کے حرام ہے جیسا کہ کتب احادیث وفتاویٰ سے ثابت ہے **فلا تنبش عظام الموتی عند حفر القبور ولا تزال عن موضعها ويتقى كسر عضامها .**

لقوله عليه السلام كسر عظم الميت ككسر عظم الحى فى الاثم او كسر عظم الميت ككسره حياً . (ج:۲ ص:۱۵۵۵،۱۵۵۶ الفقه الاسلامى)

اور الفقہ اسلامی کی دوسری عبارت ملاحظہ ہو۔

لا يجوز كسر عظامه ولا تحويلها ولو كان الميت ذمياً ولا ينبش وان طال الزمان. (ص ۱۵۵۹ ، ج:۲)

انسانی اعضاء پر طبی مشق:

انسانی اعضاء پر طبی مشق کرنا خواہ حالتِ حیات میں ہو یا موت کے بعد ہو انسان کی بے حرمتی ہے۔ یہ فعل ناجائز ہے کیونکہ یہ انسان کی اہانت میں داخل ہے۔ اور زندہ انسان کے جزء یا اجزء کا استعمال خواہ مسلمان کے ہو یا غیر مسلم کے اگر اس کے لئے ضرر کا موجب ہو تو ممنوع ہونا ظاہر ہی ہے۔ کیونکہ **الضرر لا یزال بالضرر** یعنی ایک ضرر دوسرے ضرر سے زائل نہیں ہوتی اور **الضرر لا یزال بمثله** یعنی کسی ایک ضرر کا ازالہ اس طرح نہ کیا جائے گا کہ اسی درجہ کا دوسرا ضرر پیدا ہو جائے (الاشباہ والنظائر ص:۱۲۳ تا ۱۲۴) جیسے مسلّم بلکہ بدیہی قواعد سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ **كمافى الرد قوله والآدمى مكرماً شرعا وان كان كافراً فايراد العقد عليه وابتذاله والحاقه بالجمادات اذلال اى هو غير جائز وبعضه فى حكمه .** (ج:۴ ص:۱۱۷)

ترجمہ: چونکہ انسان شرعاً مکرم ہے اگر چہ انسان کافر ہی کیوں نہ اس کے اعضاء کا خرید وفروخت اور ابتذال اور اس کے ساتھ جمادات جیسا معاملہ کرنا حرام ہے لہذا انسان اور اس کے اعضاء کا خرید وفروخت جائز نہیں بلکہ صحیح اور صریح احادیث نبوی میں جو انسانی بال کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

استعمال تک ممانعت (استعمال کرنے والے پر لعنت) فرمائی گئی ہے لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ..... الخ۔

(مسلم ج:۴ص:۲۰۴)

اور ایک قوی دلیل یہ ہے کہ اجزائے انسانی کے مطلق استعمال کی حرمت پرامت کا اجماع واتفاق ہے جس کا ذکر علامہ نوویؒ نے بھی کیا ہے۔

اُم المؤمنین حضرت سلمۃؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرام ﷺ نے فرمایا کہ مردہ اور زندہ کی ہڈی توڑنا گناہ میں برابر ہیں۔

اگر کوئی کہے کہ انسانی اعضاء کی طبی مشق میں یا پوسٹ مارٹم میں طالب علم یا ڈاکٹر کی نیت توہین کی نہیں ہوتی لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے جب ایک کام توہین کی ہے تو اس میں تکریم کی نیت کیسے ہوگی کیونکہ توہین امر ممنوع ہے۔ اور زندہ اور مردہ دونوں کی حرمت یعنی اعضاء کی شکست وریخت کی حرمت پر اور ان کا احرام ملحوظ رکھنے پر پوری امت کا اتفاق ہے۔ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کالج میں طالب علم انسانی اعضاء پر طبی مشق اس لئے کرتا ہے کہ لاکھوں انسانوں کو فائدہ دینے کیلئے اور انسانی جان کی تحفظ کیلئے کیا جاتا ہے اور یہ وقت کی ضرورت ہے لیکن یہ بات بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ ایک تو اس کا متبادل طریقہ ہے کہ جانوروں کے یا پلاسٹکی اعضاء بنا دیئے جائیں اور وہ اعضاء جدا جدا ہوں تو ان پر طبی مشق کریں تو وہ ضرورت اس سے بھی پوری ہو جاتی ہے اور عورت کے زچہ بچہ کے لئے تعلیم سیکھنا مرد کیلئے جائز نہیں بلکہ اس کی تعلیم عورتوں کو دینی چاہیئے اور مرد کے لئے اس میں تھوڑے فائدے کے ساتھ نقصانات زیادہ ہیں۔ ایک نقصان تو یہ ہے کہ عورت کے بدن کو دیکھا جاتا ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔ **ولا یجوز للغاسل ان ینظر الی عورۃ المیت ابن سبع فاکثر لقولہ علیہ السلام لعلی: لا تنظر الی فخذ حی اومیّت** . (رواہٗ ابو داؤد)

ولا یجوز ان یمس عورتہ لانہ اذالم یجز النظر فالمس اولٰی. ویستحبّ الا ینظر الی سائر بدنہ الاّ فیما لا بدمنہٗ ویستحب الایمس سائر بدنہ لان علیاً غسل النبی ﷺ وبیدہ خرقۃ یتبع بھا ماتحت القمیص فالواجب استعمال خرقۃ او نحوھا حال غسل العورۃ والمندوب استعمالھا لغسل سائر الجسد.

(فقہ الاسلامی ج:۲ص:۱۴۸۸)

تو مطلب یہ ہوا کہ زندہ ہو یا مردہ اس کے عورت کو دیکھنا منع ہے کیونکہ حضورؐ نے علیؓ کو فرمایا کہ مردہ ہو یا زندہ اس کے بدن پر نظر مت کرو۔

تو جب نظر منع ہے تو اس کا مس کرنا تو بطرق اولیٰ منع ہے اور مرد کیلئے عورت کے زچہ نظر میں نظر اور مس دونوں ہوتے ہیں۔

اور انسانی اعضاء کے طبی مشق میں بھی اگرچہ کچھ فوائد ہیں لیکن دنیا میں ایک چیز رائج ہو جائے تو یہ اسکے جائز ہونے کیلئے دلیل نہیں ہے اور انسان اعضاء کے طبی مشق کا متبادل طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ جانوروں پر طبی مشق کیا جائے جو کہ غیر محرم ہے ان متبادل طریقوں کے باوجود ہونے کی وجہ سے طبی مشق کیلئے انسانی اعضاء کو استعمال کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں البتہ فقہاء کرام نے حالت اضطرار میں کچھ گنجائش نکالی۔ جس کی وضاحت اس قاعدہ سے ہوتی ہے۔ الضرورۃ تبیح المحظورات، المشقۃ تجلب البشیر یہ صرف اضطرار کی حالت پر محمول ہے حاجت وغیرہ پر محمول نہیں ہے۔ کہ اسمیں بھی ان قواعد کی رو سے حرام چیز کو حلال قرار دیا جاسکے۔ اور ضرورت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی وجہ سے صرف نفع یا استراحت متحقق ہوتا ہے۔اور علامہ شامی نے جو طبیب کے لئے عورت کے زجہ بچہ کے وقت اس کے شرمگاہ کو اس وقت دیکھنا جائز کہا ہے۔جب اضطراری حالت ہو حالانکہ یہ بھی فرمایا کہ وینبغی واجب کیلئے ہے۔اور اگر کوئی عورت معلّمہ نہ ہو اور اس کے ہلاک ہونے کا خطرہ ہو تو پھر مرد کے لئے اجازت ہے لیکن نظر کو اس طرف مت رکھے اور باقی سارے بدن کے چھپائے اور اس بات سے استدلال کرنا کہ میت عورت کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اس کو انکال دیا جائے گا لیکن اس پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ تو اضطرار کی حالت ہے اور حتیٰ بچہ کہ حیات شق بطن پر موقوف ہے۔اس بچہ کا یہ حق لازم ہے کہ اس کی زندگی محفوظ رکھنے کے لئے شق بطن کیا جائے اس لئے احترام میت کو نظر انداز کیا گیا اور غیر کا مال نگل کر مر جانے والے کے پیٹ سے اس مال کو نکالنا جائز ہے اس سے استدلال کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔کیونکہ یہ حق غیر کی ادائیگی واجب ہونے کی وجہ سے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس نے اپنے احترام کو زائل کیا تجاوز کرنے سے اور ظلم کرنے سے اور اس کا بدلہ یہ ہے کہ اس کا پیٹ چھیر کر اس کو نکال دیا جائے جیسا کہ علامہ شامیؒ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔

(ولو بلغ مال غيره) اى ول مال الهٔ كما فى الفتح وشرح المنية وسفهومه انه لو ترك مالا يضمن ما بلغهٔ لا يشق اتفاقاً (قوله والا ولى نعم)لانهٔ وان كان حرمة الآدمى اعلى من صيانة المال لكنهٔ ازال احترامه بتعديه كمافى الفتح ومفادهٔ انه لوسقط فى جوفه بلا تعد لا يشق اتفاقا كما لا يشق الحى مطلقاً لا فضائه الى الهلاك لالمجرد الا حترام . (ج:۲ص:۲۳۸) شامى

یعنی اگر کسی نے غیر کا مال نگل لیا تو اس کو نکالنا جائز ہے لیکن اس وقت جب اس کے پاس مال نہ ہو اور اگر اس کے ساتھ مال ہو اور اس کو چھوڑا ہو تو اتفاقاً اس کا پیٹ نہیں چھیرا جائے گا اور آدمی کی حرمت صیانت المال سے اعلیٰ ہے۔لیکن اس نے اپنا احترام زائل کیا تعدی کے ساتھ تو اس تعدی کے بدلے میں اس کے پیٹ کو چھیرا جائے گا اور اگر بلا تعدی اس کے پیٹ میں چلا گیا تو اتفاقاً اس کا پیٹ نہیں چھیرا جائے گا۔جس طرح کہ زندہ کا پیٹ مطلقاً نہیں چھیرا جا سکتا۔اس لئے کہ یہ افضاء ہے ہلاک ہونے کی طرف۔اس لئے نہیں کہ صرف احترام کی وجہ سے اس کا پیٹ نہیں چھیرا جا رہا ہے۔بلکہ یہ چھیرنا مفضی ہے ہلاک ہونے کی طرف۔

اور یہ بات کرنا کہ میت کی کرامت و توقیر بجالانا لیکن زندہ انسانوں کو فائدہ پہنچانا اس پر مقدم ہے۔یہ بات بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ اضطراری حالت نہیں ہے اور عرف میں ضرورت کی بنا پر کوئی چیز جو منصوصی ہو جائز نہیں ہو سکتی۔لہذا کوئی منصوصی مسئلہ کو نہیں بدلا جا سکتا۔ البتہ اس کے متبادل طریقے ہیں جن سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔جیسے ربڑ کے انسان بنائے جاتے ہیں خامخا انسان کی لاش کو کیوں پھاڑا جائے

اعضاء کی پیوند کاری اور اکابر کی رائے:

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے قول سے ظاہر ہے ارشاد فرمایا کہ انسان کے اجزاء سے انتفاع مطلقاً حرام ہے......الخ

پھر آگے لکھتے ہیں کہ یہ ربڑ کے انسان وغیرہ بنائے جاتے ہیں جن کی مدد سے تشریح وغیرہ سیکھی جا سکتی ہے اور وہ بنائے ہی اس غرض سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاتے ہیں۔اور یہ بھی فرمایا کہ اچھی صورت ہے لیکن اس میں تصویر رکھنے کی حرمت لازم آتی ہے اسکی صورت یہ ہے کہ سر وغیرہ اعضاء کو جدا جدا رکھا جائے۔(اشرف الاحکام ص:۲۳۴)

اور نسانی لاش پر طبی مشق کرنا اس میں جو نقصانات ہیں کچھ اس کو ذکر کرنا ضروری ہے۔

(۱) کفن، دفن اور جنازہ کی نماز میں تاخیر ہوتی ہے اس لئے کہ پوسٹ مارٹم کے اپنے اوقات ہیں رات کے وقت پوسٹ مارٹم نہیں ہوتا ساری رات مردہ اس طرح پڑا رہتا ہے حالانکہ شرعی حکم ہے کہ مردہ کو جلدی دفن کرو جیسا کہ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو فرمایا تھا۔

(۲) مردہ کا جسم ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے اس کی طرف دیکھنا گناہ ہے۔،ڈاکٹر اس گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

(۳) اور کبھی میت عورت کی ہوگی مرد ڈاکٹر جب پوسٹ مارٹم کرے گا اس نعش کی طرف دیکھنا اور اس کا چھونا ضرور ہوگا حالانکہ اس کا گناہ ظاہر ہے۔ کما فی الجر الرائق.

اقامه لواجب الستر ولان النظر اليهاحرام كمافى عورة الحي واطلق العورة فشملت الخفيفة والغليظة وصححهٗ فى التبين وغايه البيان وصحح في الهداية والمجتبى انهاالعورة الغليظه تيسيرا ولبطلان الشهوة وجعلهٗ فى الكافى والظهيرية طاهر الرواية وفى المحيط ويغسل عورته تحت الخرقة بعدان يلف على يده خرقة لتصير الخرقة حائلة بين يده وبين العورة لان اللمس حرام كالنظر. (بحرُ الرائق ج:۲، ص ۱۷۱)

(۴) مردہ جسم سے بعض اعضاء نکالے جاتے ہیں جو ناجائز ہیں۔اس لئے کہ مردے کا ہر عضو قابل دفن ہے حدیث میں ہے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے حضور ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے قبر کھودنے والے نے پنڈلی یا بازو کی ہڈی نکالی اور توڑنے لگا تو حضورؐ نے فرمایا اس کو نہ توڑو کیونکہ زندہ اور مردہ کی ہڈی توڑنا برابر ہے بلکہ اس کو قبر کی ایک طرف دفن کرو۔

(۵) کبھی ڈاکٹر نادانستگی میں غلط نتیجہ بھی اخذ کرسکتا ہے اور قاتل کا معلوم کرنا اصل ہے۔حالانکہ پوسٹ مارٹم میں قاتل کو معلوم نہیں کیا جا سکتا اور پوسٹ مارٹم عدل وانصاف کے لئے کرتی ہے لیکن اکثر مقدمات میں انصاف پھر بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔

(۶) اگر پوسٹ مارٹم اور انسانی اعضاء پر طبی مشق کی اجازت دے دی جائے تو انسان جو واجب الاحترام ہے اس کی حرمت ختم ہو جائیگی اور چھیر پھاڑ عام ہو جائے گا اور کسی انسان کو نقصان اور ضرر دینا کوئی گناہ شمار نہیں کیا جائے گا اور انسان کو نقصان پہنچانے کا کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔

اور **تداوی بالحرام** سے استدلال کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ **تداوی بالحرام** اضطراری حالت میں ہوتا ہے۔اور انسانی اعضاء پر طبی مشق اور پوسٹ مارٹم کوئی اضطراری حالت نہیں ہے اور اس کے متبادل طریقے شریعت نے بتائے ہیں۔نظام الفتاوی میں بھی اسی طرح مذکورہ ہے۔کہ کوئی شخص اپنے کسی عضو کا مالک نہیں ہوتا بلکہ صرف نگران او رمحافظ ہوتا ہے اور حکم شرعی کے خلاف اس میں کسی تصرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا بھی حق کسی کو نہیں ہوتا ہے۔لہذا کسی عضو کا زندگی میں فروخت کرنا یا کسی کو دینا یا مرنے کے بعد کیلئے دینے کی وصیت کرنا کچھ بھی جائز نہ ہوگا۔یہی حکم شریعت مطہرہ کا اصل حکم خون اور تمام اعضائے انسانی کا ہے اور یہاں خون کے استعمال کی جو گنجائش ہے وہ صرف وقتی اور عارضی ہے اور حالتِ اضطرار و مجبوری خون کے علاوہ اور عضو میں متحقق نہیں ہوتی اسی لئے کسی عضو کو خون پر قیاس کرنا بھی صحیح نہ ہوگا......الخ

اور ساری دنیا میں اس کا رائج ہو جانا بھی اس کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتی کسی غلط یا حرام شئی کا دنیا میں رائج ہو جانا کوئی شرعی حجت نہیں.........الخ

اور یہ شیوع مناہی و معاصی اور یہ پریشانیاں اور یہ احوال ہمارے ہی اعمال بد کا ردِ عمل ہیں۔

کماروی اعمالکم عما لکم یا کما تکونوایولی علیکم .(الحدیث)

بلکہ نصف قرآن ہے۔**ان اللّٰہ لم یک مغیّراً نعمۃ انعمھا علٰی قوم حتّٰی یغیروا مابانفسھم** .... الخ

لہذا اصل علاج یہ نہ ہوگا کہ ہر چیز جو دائر وسائر اور عام ہو جائے اس کے جواز کی راہیں تلاش کی جانے لگیں بلکہ اصل علاج انابت الی اللّٰہ ہے اور اسی بات کی سعی ہے کہ **قوم من حیث القوم** میں مزاج و عمل **ظاھراً و باطناً انابت الٰی اللّٰہ** ہو جائے۔

(نظام الفتاویٰ ج:اص:۳۵۷)

خلاصۃ البحث:

تو خلاصہ یہ ہوا کہ انسانی اعضاء پر طبی مشق میں انسان کی بے حرمتی اور اہانت ہے اور انسان مکرم ہے اور اس کا اہانت حرام ہے اور ضرورت کی وجہ سے حرام کا ارتکاب کرنا صحیح نہیں ہے جبکہ ضرورت کے وقت متبادل طریقے موجود ہوں تو آج اگر انسانی اعضاء پر طبی مشق اور پوسٹ مارٹم کی اجازت دے دی جائے تو انسان ایک کھلونا بن جائے گا اور انسان کو تکلیف دینے کا کوئی پرواہ نہیں کرے گا اور انسان کی حرمت ختم ہو جائیگی اور جنایات کا باب کھل جائے گا لہذا شریعت کی رو سے اس کی بالکل اجازت نہیں کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ **کسر عظم المیت ککسرۃ حیاً**۔کہ مردے کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہے جس طرح زندہ کی ہڈی کو توڑنا۔تو مردے کی لاش پر طبی مشق کرنا یا پوسٹ مارٹم کرنا بالکل لغو ہے اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے متبادل طریقے ہیں جن سے اپنی ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔اور ڈاکٹری علوم اس حد تک سیکھنا کہ انسانی اعضاء پر طبی مشق کو ضرورت آئے یہ کوئی ضرورت نہیں۔شریعت نے انسان کو بہت عزت دی ہے اور انسان کو بہت تکریم اور اعزاز سے نوازا ہے لیکن آج انسان خود اپنا اکرام و اعزاز ختم کرنا چاہتا ہے۔لہذا انسانی اعضاء پر طبی مشق کی شریعت کوئی اجازت نہیں دیتی۔**وفی البزازبہ وعن محمد لایشق بطنہ لودرۃ وعلیہ الفتویٰ لان الدرۃ تفسد فیہ فلا یفید الشق وقد علم اختلاف التصحیح فی الدرۃ ولفظ الفتویٰ اقویٰ . (ردا لمحتار ج۶ص ۱۹۳)**

واللّٰہ اعلم بالصواب

© rasailojaraid.com